مولای صل وسلم دائما ابدا — **درس حدیث** — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرتِ اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

اہلِ بدر کا وظیفہ سب سے زیادہ۔ عوام کو ٹیکسوں میں رعایت
سرکاری چراہ گاہوں میں غریبوں کو چھُوٹ
وَسائل کی تقسیم اَور علاقائی نفرتوں سے بچاؤ

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 63 سائیڈ A 1986 - 11 - 21)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

ایک روایت میں آتا ہے قیس بن اَبی حازم ہیں یہ روایت کرتے ہیں اَور قیس بن اَبی حازم تابعی ہیں مگر اِن کو ایک خاص شرف حاصل ہے کہ یہ اُن علماء میں سے ہیں کہ جنہوں نے عشرۂ مبشرہ کو دیکھا ہے اَور حضرات جنہوں نے اِن دس صحابۂ کرام کی زیارت کی ہے تابعین میں بہت ہوں گے لیکن اُن سے آگے حدیثیں نہیں ہیں اِن کی خصوصیت یہ ہے کہ اِن سے آگے حدیثیں لی گئی ہیں تو یہ علماء میں شمار ہوئے کہ تابعین میں عالم بھی ہو اَور ایسا عالم ہو جس نے سب کو دیکھ رکھا ہو ایسی صورت بہت ہی کم ہے اِمام احمد رحمۃ اللہ علیہ تو فرماتے ہیں کہ ھُوَ عِنْدِیْ اَفْضَلُ التَّابِعِیْنَ میرے نزدیک یہ تابعین میں سب سے افضل ہیں وجہ اِس کی وہی ہے کہ اِنہوں نے اُن دس کے دس صحابۂ کرام کو جنہیں جنت کی بشارت دی گئی تھی دیکھا ہے۔

اہلِ بدر کو فی کس پانچ ہزار وظیفہ :

وہ فرماتے ہیں کہ اہلِ بدر کو جو وظیفہ ملتا تھا وہ پانچ پانچ ہزار تھا، اَب یہ پانچ پانچ ہزار درہم سالانہ اگر ہو وظیفہ تو اُس زمانے کے لحاظ سے بہت بڑی رقم تھی یہ۔

مفتوحہ زمینیں اَور اِسلامی اصول :

اِسلام کا قاعدہ یہ ہے کہ جہاد میں جو لوگ شریک ہوں اَور کوئی علاقہ فتح کر لیں لڑ کر تو وہ علاقہ اِمام کو اِختیار ہے یعنی خلیفۂ وقت کو کہ چاہے تو اُس کو اِن لوگوں میں تقسیم کر دے اَور چاہے تو وہ بیت المال کی ملکیت قرار دے اَور اُس آمدنی میں سے جو اُس علاقے سے ہوتی ہے مجاہدین کو وظیفہ دیتے رہیں۔

یہ وہ مجاہدین ہیں کہ جو تنخواہ نہیں لیتے جہاد کے لیے نکلتے تھے اپنے خرچ پر تو ایسے لوگ کہ جو اَپنے خرچ پر جہاد کے لیے جائیں وہ علاقہ فتح کر لیں تو اُن کے لیے دونوں میں سے ایک صورت اِختیار کی جائے گی یا وہ علاقہ بانٹ کر اُن سب کو دے دیا جائے گا چاہے مرلے مرلے آئے چاہے کنال کنال آئے چاہے ایکڑوں کے حساب سے آئے چاہے مربوں کے حساب سے آئے وہ اُنہیں دے دیا جائے گا۔

دُوسری صورت وہی ہے کہ یہ سب بیت المال کا ہو اَور مرکزی بیت المال میں جمع ہوتی رہے گی یہاں کی آمدنی اَور اُس کا طریقہ بھی ہے کچھ کہ بیت المال حکم دے گا کہ اِس علاقے والوں کو ترجیح دو اِن کی ضروریات پہلے پوری کرو جو اِن سے بچتا ہے وہ مرکزی بیت المال میں جایا کرتا ہے۔

رعایا پر ٹیکس، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی احتیاط :

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے بخاری شریف میں روایت ہے کہ صحابۂ کرام خراج وصول کر کے لائے عراق کا تو اُنہوں نے کہا کہ دیکھو تم اِتنا زیادہ لے آئے ہو کہ جو وہاں کی زمین کی پیداوار سے زیادہ لگتا ہے مجھے، اِتنی پیداوار نہیں ہوتی ہوگی کہ جس پر اِتنا خراج وصول کیا جائے هَلْ حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَالَا تُطِيْقُ دو حضرات تھے وہ جو گئے تھے اِس کام کے لیے وہاں مقرر ہو کر افسر ہو کر اُن سے اُنہوں نے کہا کہ کیا تم نے ایسے تو نہیں کیا اُنہوں نے کہا نہیں یہ بات نہیں هِيَ لَهُ مُطِيْقَةٌ پھر اُنہوں نے کہا اُنْظُرَا [۱] غور کرو کہیں ایسا تو نہیں، اَب یہ اَدنیٰ اَدنیٰ سی باتیں ہیں مگر......!

---

[۱] بخاری شریف ص ۵۲۳

آج کے حکمران اَور ٹیکسوں کی بھرمار :

ہمارے دَور میں تو اِن کی پرواہ بھی نہیں کی جاتی ٹیکس لگا دیتے ہیں مہنگا کر دیتے ہیں زبردستی وصول کرتے ہیں یہ نہیں دیکھا جاتا کہ رعایا کی سہولت کس چیز میں ہے مگر اُن کے یہاں مسلم اَور غیر مسلم تمام ہی رعایا کی رعایت نہایت ضروری تھی۔

علاقائی نفرتوں سے بچاؤ، زکوۃ کی وصولی اَور تقسیم کا طریقہ :

ایک تو وہ ہے آمدنی کہ جس میں کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی ہے جیسے کہ قدرتی پیداوار تو اُس کی بات اَلگ ہے باقی جس میں محنت کرتی پڑتی ہے اُنہیں کچھ کرنا پڑتا ہے تو اُس کے لیے یہ ہے کہ ایک تناسب سے لیا جائے اُن سے اَور پھر لے کر وہ زکٰوۃ وغیرہ جو ہوگی وہ خرچ کی جائے گی اُس ہی علاقے کے لوگوں پر پہلے، اُن کی ضروریات کو ترجیح دی جائے گی تا کہ یہ علاقائی جو ہیں (نفرت کے) جذبات یہ پیدا ہی نہ ہونے پائیں ورنہ وہ کہتے ہیں کہ دیکھو پیداوار ہماری اَور ہم ہی محروم۔ تو اِس بات کا اِحساس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بہت زیادہ تھا۔

سرکاری چراگاہ، مالداروں کے مقابلہ میں مقامی لوگوں کی رعایت :

ایک علاقہ تھا جہاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چراگاہ بنالی تھی سرکاری تو اُس علاقے والوں کے بارے میں اُنہوں نے ہدایت کی تھی کہ اگر مقامی لوگوں کے جانور سرکاری چراگاہ میں آجائیں تو منع نہ کرنا اُنہیں مت روکنا باقی حضرت عثمان حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہما تو اِن کے جانوروں کو اِجازت نہیں ہے اِن کے جانوروں کو بالکل نہ آنے دیں اَور فرمانے لگے کہ اَگر اِن کے جانور مر بھی جائیں تو اِن کے لیے گزر اَوقات کی اَور صورتیں بھی ہیں اَور اُن (غریب مقامی لوگوں) کے جانور اَگر مر گئے تو وہ کیا کریں گے؟ وہ تو غریب لوگ ہیں اُن کے دِل میں تو یہ آئے گا کہ یہ زمین وہ ہے جو ہمارا حق تھی ہم سے چھین لیا اِس حق کو، ہمیں اِس سے فائدہ پہنچتا یہ فائدہ ہم سے روک دیا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں کہ یہ غلط ہوگا وہ اِسی پر زمانۂ جاہلیت میں رہے ہیں قائم اِسی زمین کی حفاظت کرتے رہے ہیں اپنی زمین پر دُوسرے کی حکومت نہیں ہونے دی ہے اُنہوں نے تو **فَقَاتَلُوْا عَلَیْھَا فِی الْجَاھِلِیَّةِ وَاَسْلَمُوْا عَلَیْھَا فِی الْاِسْلَامِ** [1] زمانۂ جاہلیت میں وہ

---

[1] بخاری شریف ص ۴۳۰

اِسی زمین کے لیے تحفظ کرتے رہے ہیں اپنے علاقے کا اَور لڑتے رہے ہیں اَور اِسلام جب قبول کیا ہے تو وہ اِسی زمین پر تھے اَور اِس کے مالک تھے اَب وہ یہ سمجھیں گے کہ میں نے اُن کی زمین چھین لی ہے۔

تو فرماتے ہیں کہ اگر یہ نہ ہوتا کہ یہ زمین میں نے مسلمانوں ہی کے فائدے کے لیے تحویل میں لی ہے تو پھر میں کبھی بھی نہ لیتا اُن کی زمین مَا حَمَلْتُ مِنْ بِلَادِھِمْ شِبْرًا ایک بالشت بھر بھی زمین میں اُن کے علاقے کی نہ لیتا اُن کے شہروں کی نہ لیتا تو اِس چیز کی تو اجازت ہے کہ اُن غریبوں کے جانور اَگر گھس آئیں وہاں چراگاہ میں تو اُنہیں تو منع نہ کرنا لیکن اِن حضرات کے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہما اِن کے جانور اگر آجائیں تو بالکل پھر اِجازت نہیں ہے میری کہ اِنہیں آنے دو اِن کے جانور مَر بھی جائیں اگر تو بھی کوئی حرج نہیں ہوگا اِن کا گزارہ پھر بھی ہوتا رہے گا اِن کے پاس اَور ذرائع ہیں یَرْجِعَانِ اِلٰی زَرْعٍ وَّ نَخْلٍ یہ پیداوار کھیتی باڑی اَور کھجوروں کے باغات یہ اِن کے گزر اَوقات کے لیے اِن کی مِلک میں ہیں اِتنے ہیں کہ یہ اپنا گزارہ کر سکیں گے اَور اُن (علاقائی آبادکاروں) کے پاس اگر خرچ ختم ہوجائے گا اَور جانور مَر جائیں گے تو وہ میرے پاس آئیں گے اَور مجھ سے کہیں گے کہ بیت المال سے ہماری اِمداد کرو ہمارے پاس کھانے پینے کو نہیں رہا تو گویا وظیفہ اَور کھانے پینے کے لیے تعاون اَور امداد یہ حکومت پر حق ہوتا ہے رعیت کا۔

ہندوستان میں اَنگریزوں کی لُوٹ کھسوٹ :

اَنگریز نے یہ نہیں کیا اَنگریز نے یہ کیا ہے کہ چھینو اِن سے اَور اِنہیں تنگ رکھو اَور اِن سے طرح طرح سے وصول کرتے رہو اَور جو اِن کی برداشت بھی نہ ہو اُتنا وصول کرو یہ ہماری طرف توجہ کے قابل ہی نہ رہیں، وہی نظریہ آج تک ہمارے یہاں چلا آرہا ہے رعایا کو فائدہ پہنچانے کی کبھی نہیں سوچتے اپنا خزانہ پورا کرنے کی سوچتے ہیں اَور خزانے پر بار پر بار بڑھائے چلے جاتے ہیں کہ فلاں قسم کا شعبہ اَور نکال دیا اَور فلاں قسم کا شعبہ اَور نکال دیا سارا غلط کام ہے بوجھ لوگوں پر پڑ رہا ہے اُس کا مگر جب فتوحات زیادہ ہوئیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ طریقہ اِختیار کیا کہ یہ جو فتوحات کر رہے ہیں اگر اِن کو ہی یہ زمین دے دی جائے تو ہر ایک اِن میں سے نواب ہوجائے گا بہت بڑے بڑے جاگیردار بن جائیں گے یہ میں نہیں کروں گا میں یہ کروں گا کہ یہ زمین بیت المال کے لیے ہو اَور اُس کے بعد جو مجاہدین ہیں اُن کو وظیفہ دیا جاتا رہے۔

حضرت بلالؓ، حضرت اَبوعبیدہؓ کا اِختلاف :

مگر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اِس میں اِختلاف تھا حضرت ابوعبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہ کو اِختلاف تھا لالچ کی وجہ سے نہیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تو بالکل زاہد تھے اِتنے زاہد کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جو اُن کی طرزِ زندگی تھی اُنہوں نے اُس سے ذرا بھی تبدیلی نہیں اِختیار کی۔

حضرتؓ کا زُہد :

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب دَورے پر گئے ہیں وہاں مجاہدین کو دیکھنے کے لیے شام کی طرف حضرتِ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے خیمے میں قیام کیا مہمان ہوئے اُن کے، اُن کے کھانے کا جب وقت آیا تو اُنہوں نے اپنا کھانا جو تھا وہ رَکھ دیا سامنے اَور وہ تھا سوکھی روٹی پانی میں بھگو کر یہ وہ کھالیا کرتے تھے۔ میدانِ جہاد میں ہیں جہاد کر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ اَور پھر اُن کا یہ حال تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سب کو دُنیا نے بدل دیا ہے لیکن تمہارے اُوپر دُنیا کا کوئی اَثر نہیں ہے تو اُنہیں کوئی لالچ نہیں تھا مال جمع کرنے کا یا اَور کسی بھی طرح کا بس مسئلہ کی حیثیت سے اِختلاف تھا۔ حضرتِ بلال اَور حضرتِ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہما اَور کچھ اَور حضرات اُن کے نزدیک یہی تھا کہ اِسلام میں مسئلہ ہی یہ ہے کہ یہ مفتوحہ زمینیں مجاہدین کا حق ہوتی ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت پریشان رہے پھر اِن حضرات کی وفات ہوگئی ایک وَبا میں ایک طاعون میں یہ حضرات شہید ہوگئے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو رائے تھی اُس سے اِختلاف تھا پھر اِتفاق ہوگیا لوگوں کا اَور اُنہوں نے یہ طریقہ اِختیار کرلیا کہ جو مجاہدین ہیں اُن کا وظیفہ اَور اگر وہ نہ رہیں اَور گزر اَوقات کی کوئی سبیل نہ ہو تو پھر اہلِ خانہ بھی رجوع کر سکتے تھے بیت المال کی طرف، بیت المال سے اُن کا وظیفہ بھی جاری ہو جاتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہلِ بدر کو شمار کر کے پانچ پانچ ہزار وظیفہ لگا دیا جتنے زندہ تھے بہت سے تو شہید بھی ہوئے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور میں شہید ہو چکے تھے اَور باقی مجاہدین کا اِس سے کم تھا اُنہوں نے کہا لَاُفَضِّلَنَّھُمْ عَلٰی مَنْ بَعْدَھُمْ[1] جو اُن کے بعد ہیں اُن کے اُوپر میں اِن کو اَفضلیت ضرور دُوں گا چنانچہ اہلِ بدر کی فضیلت یہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اُن کے ساتھ آخرت میں محشور فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعا... ✿ ✿ ✿

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۵۸۱